292/18/3/11

Name: Uzma Aziz

Name of Supervisor: Late Dr. N. I. Siddiqui

Department: Persian

Title of the thesis: "A critical Study of Diwan-e-Badar Chach"

خلاصہ

''دیوانِ بدر چاچ کا تنقیدی مطالعہ''

مقالہ نگار: عظمیٰ عزیز

تغلق سلاطین کا عہد تاریخی اعتبار سے ایک اہم اور دلچسپ دور ہے۔ اس کے بانی غیاث الدین تغلق نے انتظامیہ کو ازسرنو منظم کیا۔ سیاسی سماجی صلاحیت کے ساتھ ساتھ یہ ادبی صلاحیت کا مالک بھی تھا۔ اس نے سخنوروں کی سرپرستی کی۔ اور علماء، فضلاء، موسیقار، مختلف علوم وفنون کے لوگوں کی بے پناہ قدر و منزلت کی۔ اس کے بعد اس کے بیٹے سلطان محمد بن تغلق نے تخت سنبھالا۔ اس نے نہایت ہی مختصر مدت میں جس حسن انتظام کا ثبوت دیا وہ قابل تعریف ہے، مگر جب اس نے دہلی سے دارالسلطنت کو دولت آباد منتقل کیا تو اسے وہ راس نہ آیا۔ چنانچہ اسکے سبب محمد بن تغلق کی حکومت کو ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ محمد بن تغلق کی وفات کے بعد اس کا جانشین فیروز شاہ تغلق تخت نشین ہوا۔ فیروز شاہ تغلق کا عہد حکومت بھی قابل تعریف تھا۔ اس نے مذہبی تعلیم اور علوم وفنون کے فروغ میں مدد دی۔ مختلف عمارت، مساجد، مدرسے تعمیر کروائے اور تقریباً تیس برس تک حکومت سنبھالی۔ سلطان محمد بن تغلق کے دربار میں بہت بلند پایہ شعراء موجود تھے جن میں سے بدر چاچ نامی شاعر بھی موجود تھا اور اسے سلطان نے ''فخر الزماں'' کا خطاب بھی عطا کیا تھا۔ اور اس کی شاعری کو سراہا اور درباری شعراء میں شامل بھی کیا۔

بدر چاچ اعلیٰ پایہ کا شاعر تھا۔ اس نے قصیدہ گوئی کے میدان میں ایک خاص مقام حاصل کیا۔ یہ اپنے دور کا مشہور ومعروف شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند مرتبہ عالم وفاضل بھی تھا۔ علم نجوم، موسیقی میں اس کا بڑا حصہ رہا ہے علوم وفنون کی اصلاحات بھی گاہ گاہ اس کے قصائد میں ملتی ہے۔ سلطان کو اس سے بڑی محبت ورغبت تھی۔ بدر چاچ کے تمام قصائد سلطان کی مدح سرائی سے پُر ہیں۔ اس کے قصائد تاریخی اہمیت کے بھی حامل ہیں یہ اپنی مشکل پسندی کے لئے مشہور تھا۔ اس کے قصائد ہندوستانی فارسی ادب کا قابلِ قدر ذخیرہ ہیں۔ اور تاریخ کے حوالے سے ان سے مدد بھی لی جاتی ہے۔ میرے تحقیقی مقالے کا موضوع ''دیوانِ بدر چاچ کا تنقیدی مطالعہ'' ہے۔ یہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں سلاطین تغلق کے عہد کے سیاسی سماجی اور علمی پس منظر کو بیان کیا گیا ہے۔ جس میں سلاطین تغلق نے سیاسی اعتبار سے کیا کیا اقدام اٹھائے ان کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں بدر چاچ کے احوال وآثار درج ہیں یہ سلطان محمد بن تغلق کے عہد حکومت میں ہندوستان آیا۔ ہندوستان میں اس کے آنے کی وجوہات کا پتہ نہیں چلتا صرف اتنی ہی معلومات فراہم ہو پائیں کہ وہ محمد بن تغلق کا درباری شاعر تھا اور سلطان نے اسے ''فخر الزماں'' کا خطاب دیا تھا۔

تیسرے باب میں بدر چاچ کے ہم عصر شعراء امیر خسرو، امیر حسن سجزی، بوعلی قلندر پانی پتی، حمید قلندر، مطہر کڑہ شامل ہیں۔ یہ تمام شعراء بھی اپنے دور کے بلند پایہ شعراء کی فہرست میں آتے تھے اور شعراء سلاطین میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ بدر چاچ کا بھی شعر وادب میں کیا مرتبہ ومقام تھا اس کا مفصل بیان ہے۔

چوتھے باب میں ان کے کلام کا تنقیدی مطالعہ درج ہے۔ جس میں تاریخی واقعات میں اس دور کے تاریخی حالات کا پتہ چلتا ہے جو اس نے اپنے عقائد میں بیان کئے ہیں مختلف جنگوں کا بیان اور ان کی تاریخیں بدر چاچ کے انھیں قصائد کے ذریعہ نکالی گئیں جن سے تاریخی حیثیت پیدا ہوتی سلطان کی مدح سرائی میں اس کے کارناموں، جنگوں، فتوحات کا بیان سلطان کی ذات سے متعلق بیان، اس کے محل، فوج، انتظام حکومت کا بیان، غرض ہر ایک چھوٹی سی چھوٹی بات کا بھی بیان درج ہے جو سلطان سے متعلق تھی۔ اس دور میں جو مختلف تعمیرات، مساجد، مدارس، اور عمارات کا وجود ہوا اس کا بھی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اور پھر بدر چاچ کی جو اہم خصوصیات میں سے ایک نمایاں خصوصیت ہے وہ ہے اس کے کلام کا پیچیدہ پن یعنی ''مشکل پسندی'' وہ بہت نمایاں ہے اور اس کی جھلک کلام میں نظر بھی آتی ہے مگر پھر بھی پڑھنے والا اس کا کلام پسند کرتا ہے آخیر میں بدر چاچ کو جو علومِ نجوم سے آگاہی تھی اس کا بھی بیان کیا گیا ہے سلطان کی مدح سرائی، مختلف عمارات مساجد ومدرسوں کا ذکر، مشکل پسندی اور علوم نجوم سے آگاہی شامل ہے۔

باب پنجم میں کلام کی شعری خصوصیات پر نظر ثانی کریں گے بدر چاچ کے کلام کی شعری خصوصیات میں سب سے اوپر مشکل پسندی ہی نظر آتی ہے وہ اپنی مشکل پسندی کے لئے ہی مشہور تھا اس کا طرز بیان عجیب وغریب معلوم ہوتا تھا مگر وہ جو استعارات اور تشبیہات پیش کرتا تھا وہ اپنے آپ میں نادر تھیں لوگ اس کے کلام سے لطف بھی لیتے اور محظوظ بھی ہوتے تھے۔

آخر میں بدر چاچ کے کلام کے ذریعے آخری باب میں اس کے کلام کا تاریخی ثقافتی، سماجی اور علمی آثار کا مطالعہ کریں گے اور اس دور کی تاریخی اہمیت، ثقافتی اور سماجی وعلمی حیثیت کا بدر چاچ کے کلام کے ذریعے اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح تمام ابواب کو تکمیل تک پہنچایا گیا ہے اور پھر کتابیات کے حوالے کے ساتھ اسے درج کیا گیا ہے۔

☆☆☆